قرآن شناسی

حسینؑ اور قرآن

شہید کربلا کی زندگی کا کامل مرقع

ازکلام الٰہی (عَزَّاِسمُہٗ وَجَلَّ شَانُہٗ)

آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء سید علی نقی نقوی صاحب قبلہ طاب ثراہ

خاندان

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیراً۔ (سورۂ احزاب، آیت:۳۳)

''اللہ کا ارادہ بس یہی ہے کہ تم سے اے (پیغمبر کے) اہلبیتؑ ہر قسم کی برائی کو دور رکھے اور تمہیں مکمل طہارت کا نمونہ قرار دے۔''

ولادت

حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ کُرْھاً وَّوَضَعَتْہُ کُرْھاً وَحَمْلُہٗ وَفِصَالُہٗ ثَلٰثُوْنَ شَھْراً۔ (سورۂ احقاف، آیت:۱۵)

''اس کی ماں کو اس کے زمانۂ حمل میں بھی صدمہ وملال رہا اور اس کی پیدائش کے وقت بھی رنج رہا اور اس کے حمل اور دودھ بڑھائی کی مجموعی مدت تیس مہینے تھی۔''

نصب العین

اِنَّ صَلوٰتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ (سورۂ انعام، آیت:۱۶۳)

''یقینا میری نماز، میری تمام عبادتیں، میری زندگی اور میری موت سب اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔''

مدینہ کا سفر

فَخَرَجَ مِنْھَا خَائِفًا یَتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ۔ (سورۂ قصص، آیت:۲۱)

''وہ نکلے وہاں سے خوف کے عالم میں آئندہ کے ارادوں کو لئے ہوئے اور انھوں نے کہا پروردگار مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے۔''

قلت اور کثرت کا مقابلہ

کَمْ مِنْ فِئَۃٍ قَلِیْلَۃٍ غَلَبَتْ فِئَۃً کَثِیْرَۃً بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ مَعَ الصَّابِرِیْنَ۔ (سورۂ بقرہ، آیت:۲۴۹)

''ایسی کم تعداد جماعتیں ہیں جو اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب آجاتی ہیں اور اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔''

وفادار جماعت اور اس میں ایک کی دوسرے سے رخصت

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاھَدُوْا اللّٰہَ عَلَیْہِ فَمِنْھُمْ مَنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّنْتَظِرُ وَمَابَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا۔ (سورۂ احزاب، آیت:۲۳)

''ایمان داروں میں کچھ ایسے افراد ہیں جنھوں نے

اللہ سے (جاں نثاری کا) جو عہد کیا تھا اسے پورا کر دکھایا۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جو (پہلے مر کر) اپنا وقت پورا کر گئے اور کچھ بعد میں (وقت کے) منتظر رہے اور اس پوری جماعت میں سے کسی نے بھی ذرہ بھر اپنی بات نہیں بدلی۔

آخری وقت کے وصایا

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔

''اور آپس میں حق کا حکم، اور صبر کی وصیت کرتے رہے۔'' (سورۂ عصر، آیت:۳)

شانِ صبر

وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ (سورۂ بقرہ، آیت:۱۵۶)

''مبارک باد دو! ایسے صبر کرنے والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو وہ کہہ اٹھیں کہ ہم تو اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ ہی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔''

انجام آخر

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اَرْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ۔

(سورۂ فجر، آیت:۲۷-۳۰)

''اے اطمینان سے معمور نفس پلٹ آ اپنے پروردگار کی طرف، تو اس سے خوش، وہ تجھ سے راضی، تو میرے (خاص) بندوں میں شامل ہو، اور میرے بہشت میں داخل ہو جا۔''

بقائے جاودانی

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ۔ (سورۂ آل عمران، آیت:۱۶۹)

''جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے انھیں ہرگز مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے یہاں سے رزق پاتے ہیں۔''

کارنامہ حسینی کے علل واسباب

کلام الٰہی عز اسمہ سے

(۱) دعائے ابراہیمؑ کہ ان کی اولاد میں اسلام کے سچے محافظ ہمیشہ باقی رہیں

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ۔

(سورۂ بقرہ، آیت:۱۲۷-۱۲۸)

''اس وقت جب ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ خانہ کعبہ کی بنیادیں بلند کر رہے تھے دعا مانگتے جاتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار ہماری یہ خدمت قبول کر، بیشک تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے، اور اے ہمارے پالنے والے تو ہمیں اپنا فرماں بردار بندہ (مسلم) بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک گروہ پیدا کر (مسلم) جو تیرا فرماں بردار ہو۔

(۲) ابراہیمؑ کی وصیت اپنی اولاد کو کہ اسلام کے سچے محافظ رہنا

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔

(سورۂ بقرہ، آیت: ۱۳۲)

''اوراسی طریقہ کی ابراہیمؑ نے اپنی اولاد سے وصیت کی اور یعقوبؑ نے بھی کہا اے فرزندو، اللہ نے تمہارے واسطے اس دین (اسلام) کو پسند فرمایا ہے پس نہ مرنا مگر اسلام کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے۔''

(۳) دعائے ابراہیمؑ کے سب سے بڑے مصداق محمد مصطفیؐ اوران کے پسماندگان اور سچے پیرو تھے

اِنَّ اَوْلٰی النَّاسِ بِاِبْرَاهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

(سورۂ آل عمران، آیت: ۶۸)

''ابراہیمؑ سے سب سے زیادہ خصوصیت رکھنے والے وہ ہیں جنھوں نے ان کی سچی پیروی کی ہےاور یہ پیغمبرؐ اوراس کے خاص ماننے والے ہیں اور مومنوں کا خدا مالک ہے۔''

(۴) پیغمبرؐ اسلام کے بعد عام اُمت کے راہ راست سے منحرف ہوجانے کا خطرہ یقینی تھا

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْهِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیْئاً۔

(سورۂ آل عمران، آیت: ۱۴۴)

''محمدؐ تو صرف رسول ہیں، جن کے پہلے بہت سے پیغمبر گذر چکے ہیں پھر کیا اگر یہ اپنی موت سے مرجائیں یا مارڈالے جائیں توتم اُلٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے، اور جو اُلٹے پاؤں پھرے گا تو خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔''

(۵) مسلمان حصول اقتدار کے بعد فساد فی الارض کرنے اور باہمی الفت ومحبت کے رشتوں کوتوڑ دینے والے تھے

فَهَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَکُمْ۔ (سورۂ محمد، آیت: ۲۲)

''کیا تم سے کچھ دور ہے کہ اگر تم حاکم بن جاؤ تو روئے زمین پر فساد پھیلانے اور اپنے رشتے ناتوں کو توڑنے لگو۔''

(۶) اس امت میں ایک ایسی جماعت کا وجود ہمیشہ ضروری ہے جو نیکی کی طرف دعوت دیتی رہے اور ہر امکانی ذریعہ سے برائیوں سے روکنے کی کوشش کرتی رہے

وَلْتَکُنْ مِنْکُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (سورۂ آل عمران، آیت: ۱۰۴)

''تم میں ایک گروہ ضرور ہونا چاہئے جو نیکی کی طرف بلائیں، اوراچھے کاموں پر آمادہ کریں۔ اور برے کاموں سے روکیں اور ایسے ہی لوگ آخرت میں نجات پانے والے ہیں۔''

(۷) یہ گروہ ایسا ہے جس کا مقصد خلقت ہی یہی ہے کہ وہ برائیوں کے دفعیہ کی کوشش کرتا رہے

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَتَأْمُرُوْنَ

بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ۔

(سورۂ آل عمران، آیت:)

''تم کیا اچھے گروہ ہو کہ لوگوں کی ہدایت کے واسطے پیدا کئے گئے ہو۔ تم اچھے کاموں پر آمادہ کرتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔''

(۸) اس جماعت کو کبھی منکرین خدا کی اطاعت نہیں کرنا چاہئے

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَرُدُّوْکُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خَاسِرِیْنَ۔

(سورۂ آل عمران، آیت:۱۴۹)

''اے ایمان دارو، اگر تم نے کافروں کی اطاعت قبول کر لی تو وہ تم کو اُلٹے پاؤں کفر کی طرف پھیر کر لے جائیں گے، پھر تم اُلٹے ہی گھاٹے میں آجاؤ گے۔''

(۹) صحیح راستے پر قائم رہنا چاہئے اور ظالموں سے کبھی تعلق قائم نہ کرنا چاہئے

فَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَکَ وَلَا تَطْغَوْا اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ، وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ اَوْلِیَآءَ۔

(سورۂ ہود، آیت:۱۱۳)

''(اے رسولؐ) جیسا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ تم اور وہ لوگ جو تمہارے ساتھ اللہ سے لو لگائے ہوئے ہیں، صحیح راستے پر ثابت قدم رہو، سرکشی نہ کرو، تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو وہ یقیناً اسے دیکھ رہا ہے اور ظالموں کی طرف کبھی مائل نہ ہو ورنہ تم بھی دوزخ کی لپیٹ میں آجاؤ گے اور خدا کے سوا اور لوگ تمہارے مددگار و سرپرست نہیں ہیں۔

(۱۰) وہ اس بات پر مامور ہیں کہ ہمیشہ ہمیشہ صرف اللہ کی اطاعت کریں اور کسی کی نہیں

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ۔

(سورۂ بینہ، آیت:۵)

''انھیں تو بس یہ حکم دیا گیا ہے کہ صرف اسی کی اطاعت کرتے ہوئے باطل سے کترا کر اللہ کی عبادت کریں اور حقوق اللہ اور حقوق الناس کو ادا کرتے رہیں اور یہی سچا دین ہے۔''

(۱۱) اگر کسی ایک مقام پر فرائض کی ادائی ممکن نہ ہو تو پھر ترک وطن کرنا لازم ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِھِمْ قَالُوْا فِیْمَ کُنْتُمْ، قَالُوْا کُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃً فَتُھَاجِرُوْا فِیْھَا۔

(سورۂ نساء، آیت:۹۷)

''جن لوگوں کی قبض روح فرشتوں نے اس حالت میں کی کہ وہ ظلم وقہر کی طاقتوں کے نیچے زندگی گذارتے ہوئے اپنے او پر ظلم کر رہے تھے تو فرشتے کہتے ہیں 'یہ تم کس عالم میں تھے؟' تو وہ کہتے ہیں کہ ہم روئے زمین پر کمزور اور دبائے ہوئے تھے تو فرشتے کہتے ہیں کہ خدا کی ایسی لمبی چوڑی زمین میں اتنی گنجائش نہ تھی کہ تم کہیں ہجرت کر کے چلے جاتے۔''

(۱۲) غیر اللہ کی اطاعت سے انکار رکھے اور اس کے نتیجے میں نہ صرف ترک وطن بلکہ آخر میں موت کی بھی پرواہ نہ کرے

یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ اَرْضِی وَاسِعَۃٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ، کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ۔

(سورۂ عنکبوت، آیت: ۵۷)

''اے میرے ایماندار بندو! میری زمین یقینا کشادہ ہے تو تم بس میری ہی عبادت کرو۔ ہر شخص ایک نہ ایک دن موت کا مزہ چکھنے والا ہے پھر تم سب آخر میں ہماری طرف پلٹائے جاؤ گے۔''

(۱۳) ضرورت پڑے تو انھیں مقابلہ کے لئے کھڑا ہو جانا چاہئے

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرٌ، الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ یَقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَنْ یَنْصُرُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ، اَلَّذِیْنَ اِنْ مَکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ۔ (سورۂ حج، آیت: ۳۹-۴۱)

''جن سے جنگ کی جارہی ہو (ابتدائے جنگ فریق مقابل کی طرف سے ہوگئی ہے) تو چونکہ ان پر ظلم ہوا ہے ان کو بھی مقابلہ کی اجازت دے دی گئی ہے اور خدا ان کی مدد پر قادر ہے۔ یہ وہ ہیں جو صرف اتنی بات کہنے پر کہ ہمارا مالک حقیقی اللہ ہے اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور اگر خدا لوگوں کو ایک دوسرے سے دفع نہ کرتا رہتا تو مختلف مذاہب کی عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ کا نام لیا جاتا ہے کب کی ڈھا دی گئی ہوتیں اور جو شخص اللہ کے مقاصد کی حمایت کرے گا تو اللہ بھی اس کی حمایت کرے گا۔ بیشک خدا زبردست غالب ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انھیں دنیا میں اقتدار دے دیں تو یہ لوگ نماز کو قائم کریں گے زکوٰۃ دیں گے اور اچھے کاموں پر آمادہ کریں گے اور برے کاموں سے روکیں گے۔ اور بہر حال سب باتوں کا انجام خدا ہی کے اختیار میں ہے۔''

(۱۴) جب مقابلہ پڑ جائے تو ثابت قدم رہنا چاہئے اور ذکر الٰہی ورد زبان رکھنا چاہئے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَۃً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

(سورۂ انفال، آیت: ۴۵)

''اے ایمان دارو! جب کسی گروہ سے مقابلہ ہو جائے تو میدان میں ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرتے رہو۔ نتیجہ میں تم کامیاب ہوگے۔

(۱۵) اگر قتل ہو گئے تو مرضی الٰہی دنیاوی نعمتوں سے بہتر ہے

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَۃٌ مِّنَ

بقیہ ـــــــــ صفحہ ۲۰ پر

نے آکے رونا شروع کیا تو کیوں رسولؐ خوش ہوئے کیوں ان رونے والوں کو دعائے خیر دی اور نہیں تو یوں عرض کروں کہ اس وقت تو حقیقت کے اعتبار سے ہم امام حسینؑ کو زندہ کہتے ہیں مگر واقعہ یہ ہے کہ شہادت کا پردہ درمیان میں حائل ہو چکا ہے۔ بظاہر حضرت کو موت آچکی ہے مگر جس وقت حسینؑ پیدا ہوئے تھے یا جن جن وقتوں میں پیغمبر سے امینِ وحی نے حسینؑ کے واقعات شہادت بیان کئے تھے اس وقت رسولؐ کیوں روئے تھے۔

ابھی تو حسینؑ آغوش ہی میں تھے سامنے ہی تھے زانو ہی پر تھے۔ درحقیقت بھی اور بظاہر بھی۔ زندہ اور صحیح وسالم تھے مگر رسولؐ رویا کئے تو جب حسینؑ کی زندگی میں رونا جائز تھا تو ظاہری شہادت کے بعد رونے کے جواز میں کیا شبہ بلکہ اور انبیاء تو حسینؑ کی ولادت سے پہلے روئے۔ اگر ان کا رونا جائز تھا تو ہمارا رونا بھی جائز ہے۔ آپ یاد رکھیں کہ ہماری بقا ہماری ترقی آج یہ خیالات کی بیداری ہمارے دل میں پیدا ہونا اسی گریہ وزاری کا نتیجہ ہے جس کو آپ روک رہے ہیں۔ اگر اس گریہ وبکا میں دین ودنیا کے فائدے نہ ہوتے تو ائمہ معصومینؑ اس قدر تاکید نہ فرماتے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ہم نے عزاداری میں بہت سی چیزیں ایسی بڑھا دیں ہیں جو ترک کرنے کے قابل ہیں جن کی اصلاح ضروری ہے جیسے سینہ زنی کے انداز جن کے ساتھ نہ حسینؑ کا نام صاف نکلتا ہے نہ حیدر کا لفظ سمجھ میں آتا ہے۔ کچھ مہمل لفظیں بے معنی لفظیں سمجھ میں آتی ہیں۔ لہٰذا سکون واطمینان سے ماتم کیجئے۔ حسینؑ کا نام صاف کہئے، علیؑ کو پکاریئے تو اس طرح کہ سننے والوں کی صاف سمجھ میں آجائے کہ کس کا نام زبان پر ہے۔ نوحہ کا مطلب ہے گریہ وبکا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ جب نوحہ پڑھیئے تو آواز دردناک اور لہجہ غم انگیز ہو۔ گانے کی دُھنیں آنے نہ پائیں۔ اشعار مدحیہ ماتم کے ساتھ بالکل بے ربط ہیں کمال شاعری کی مدح، تعریف کی تمنا نوحوں کے اشعار سے الگ رہے۔ لباس عزا میں آرائش وزینت مدنظر نہ رہے، عزا کا لباس ہو تو غم انگیز ہی ہو۔ دکھانا اور سنانا کسی میں مدنظر نہ ہو ورنہ ثواب کا ملنا ناممکن ہے جو کام کیجئے خلوص سے کیجئے کہ دنیوی فائدہ بھی ہوا اور اخروی بھی۔ غم کا اظہار غم ہی کی صورت میں ہو دکھانا اور سنانا مدنظر نہ ہو۔

ہم کو جو کچھ قدم اٹھانا ہے بہت سوچ سمجھ کے اٹھانا ہے۔
جو راستہ اختیار کرنا ہے بہت سوچ سمجھ کے اختیار کرنا ہے۔ ۞

بقیہ............ حسینؑ اور قرآن......

اللّٰہِ وَرَحْمَۃٌ خَیْرٌ اَمِمَّا یَجْمَعُوْنَ۔ (سورۂ آل عمران، آیت:)

''اگر تم اللہ کی راہ میں قتل ہو جاؤ، یا اپنی موت سے مر جاؤ تو اللہ کی بخشش اور رحمت اس مال ودولت سے جس کو دنیا میں جمع کیا جاتا ہے بہتر ہے۔''

(۱۶) نتیجہ میں فتحیابی اللہ والوں ہی کے لئے ہے

کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔

(سورۂ مجادلہ، آیت:۲۱)

''خدا نے حکم ناطق دے دیا ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب رہیں گے، بیشک خدا بڑا زبردست غالب ہے۔''